Fikr-o-Nasar (Islamabad) 10:3 (1972)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقات اسلامی*

احمد خان

مخطوطہ نمبر: ۵۲ و ۵۳ داخلہ نمبر: ۳۷۹۸، ۳۷۹۹

عنوان: نہایۃ الطلب فی شرح المکتسب۔ فن: کیمیا

تقطیع $\frac{9\frac{1}{4} \times 6\frac{1}{2}}{6\frac{1}{4} \times 3\frac{1}{4}}$ ، $\frac{9\frac{3}{4} \times 7\frac{1}{4}}{6\frac{3}{4} \times 3\frac{3}{4}}$ حجم ۱۵۴، ۲۷۰ اوراق

مصنف: ایدمر علی بن ایدمر الجلدکی المتوفی ۷۴۲ھ

عربوں کے آخری کیمیاداں ایدمر الجلدکی کی یہ کتاب بیک وقت علم کیمیا کی مختلف شاخوں سے بحث کرتی ہے، جو دراصل اسی میدان میں ایک دوسری کتاب ''المکتسب فی زراعۃ الذھب،، کی شرح ہے۔ جس کے مصنف نے اپنا نام، جلدکی کے بیان کے مطابق، جان بوجھ کر ظاھر نہیں کیا تھا۔ اسی لئے جلدکی کو اس کے مصنف کا علم نہیں ھوا۔ مگر صاحب کشف الظنون کو اس کتاب کے مصنف کا نام اس کی کتاب (المکتسب) کے کسی نسخے کے آخر میں تحریر شدہ مل گیا تھا۱۔ ان صاحب کا مکمل نام الشیخ ابو القاسم محمد بن احمد العراقی السماوی ہے جو چھٹی صدی (المتوفی ۵۸۰ ھجری) سے تعلق رکھتے ھیں۔ ان کی ایک اور کتاب بھی ہے جس کا عنوان کتاب الاقالیم السبعۃ ہے۔

اس شرح کو مصنف نے تین جلدوں (اسفار) میں لکھا تھا۔ پہلی جلد تین مقالات اور گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد میں دو مقالات اور

* سلسلہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں نومبر ۱۹۷۱ء کا شمارہ

(۱) حاجی خلیفہ: کشف الظنون: المکتسب فی زراعۃ الذھب۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

آٹھ ابواب ھیں اور تیسری جلد دو مقالات اور چار ابواب کی حامل ھے ۔ ھر جلد میں ایک مقدمہ، مقالات اور ان کی تفصیل کے بعد ایک خاتمہ دیا گیا ھے ۔

اس شرح کے عنوان میں تھوڑا سا اختلاف ھے جو غالباً کاتبوں کا اختلاف کتابت ھے۲ ۔ ابتدا یوں ھوتی ھے : الحمد لله تعالی عن العلل و المعلولات و تقدس عن لوازم الأجساد والمتحیزات ۔ پہلی جلد میں جن الفاظ و کلمات کو کاتب اھم یا قابل توجہ سمجھتا رھا ھے ۔ سرخ روشنائی سے لکھتا رھا ھے ۔ اسی طرح بعض اوقات اس نے شرح سے پہلے اصل کتاب کی پوری عبارت بھی سرخ روشنائی سے نقل کردی ھے ۔ تینوں جلدوں کے خط الگ الگ ھیں اور بہت اچھے ھیں ۔ پہلی جلد جو ۲۰ ذی‌الحجۃ ۱۳۱۸ھ کی نقل ھے، قدیم دستی کاغذ پر لکھی گئی ھے ۔ اس جلد کے کاتب سویفی بن احمد العدوی نے تحریر کیا ھے کہ جس نسخے سے یہ نسخہ نقل کیا گیا ھے وہ بہت قدیم ھے اور ۹۶۷ھ کا لکھا ھوا ھے ۔ دوسری جلد ۱۹ جمادی الاخرہ ۱۳۳۲ھ میں کسی مجھول الاسم کاتب نے حکومت مصر کے سرکاری کاغذ پر لکھی ھے ۔ تیسری جلد کے آخر میں اس جلد کے کاتب محمد بن ابراھیم الخفیر نے اپنی طرف سے جلدکی کی کتاب البرھان کا ایک مقالہ بڑھا دیا ھے ۔ چونکہ تینوں جلدوں کے نسخے چنداں قدیم نہیں ھیں اس لئے ان پر تملیکات بھی نہ ھونے کے برابر ھیں ۔ صرف دوسری جلد محمود ابن احمد بن علی کے پاس مصر میں رھی ھے ۔

اس شرح میں جلدکی نے ابتدائی کیمیادانوں : خالد بن یزید، جابر بن حیان أبوالحسن علی بن موسی الحکیم وغیرہ کی کتابوں سے کافی استفادہ کیا ھے ۔ اور ان کے حوالے بھی دئے ھیں ۔ سب سے زیادہ جس کتاب سے استفادہ کیا گیا ھے وہ مؤخرالذکر مصنف کی شذور الذھب ھے۳ ۔

---

(۲) دوسری جلد میں اسکا عنوان: نہایۃ الطلب و زراعۃ الذھب فی شرح المکتسب ہے ۔ ایضاح المکنون (ج ۲، ص ۵۰۰) میں اصل کتاب کا نام ھی المکتسب فی صناعۃ الذھب دیا گیا ہے ۔

(۳) یہ کتاب موصوف نے منظوم تحریر کی تھی ۔ جس کی شرح جلدکی نے ۷۴۲ھ میں قاھرہ میں لکھی تھی ۔ اس کا ایک نسخہ ھمارے کتب خانہ میں بھی موجود ہے ۔ جس پر تفصیلی نوٹ ’’فکرو نظر‘‘ کے ستمبر ۱۹۶۹ء کے شمارے میں تحریر کیا جا چکا ہے ۔

اس کتاب کے صرف ایک نسخےکا علم بروکلمان کو ہوا تھا ۔ مگر اب معلوم ہوا ھے کہ چسٹر بیٹی (ڈبلن) کے کتب خانے میں اس کے مختلف حصوں کے تین نسخے (نمبر ۳۱۰۸، ۳۲۵۵ اور ۵۲۹۵) بھی موجود ھیں، جو کافی قدیم ھیں۔ اس شرح کی طباعت کے بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا ۔ معلوم ھوا ھے کہ اس کا ایک ایڈیشن پیلے کاغذ پر مطبعة الحسينية مصر سے کبھی نکلا تھا ۔ مگر اس کا فارسی ایڈیشن جابر بن حیان کے ایک رسالے کے ساتھ بمبئی سے ۱۸۹۰ء میں لیتھو میں چھپا تھا۴ ۔ سارٹن کے نزدیک یہ شرح کیمیا کی بہت عمدہ کتابوں میں سے ایک سمجھی جاتی ھے ۔ مگر ساتھ ھی ایسے ریمارکس بھی ملتے ھیں: ''چونکہ جلدکی ایسے دور میں پیدا ھوا جب کہ یورپ میں سائنسی علوم کی تحصیل کافی بڑھ چکی تھی، اس لئے اس کتاب نے یورپ کے اس وقت کے سائنس دانوں پر چنداں اثر نہیں ڈالا ،،

اس شرح کے مصنف الجلدکی کے اصل نام میں بہت اختلاف رہا ھے۵ ۔ اس کی سوانح اور تالیفات پر ایک طویل اور عمدہ مضمون علوم سائنس کے مشہور سہ ماھی رسالہ ISIS کی جلد نمبر ۳۵ میں شایع ھوا ھے ۔

❦ ❦ ❦ ❦

(۴) سارٹن : مقدمہ تاریخ سائنس (انگریزی) ج ۳، حصہ ۲، ص ۷٦۰ ۔
(۵) ملاحظہ فرمائیں: فکر و نظر اگست و ستمبر ۱۹٦۹ء نیز جلدکی کے دیگر سوانح نگار ۔